Date

سوال نمبر 2 :

جواب :

(1 **تعارف :** اسلام ایک مکمل دین ہے۔ اس دین میں کسی قسم کی کوئی کمی و کوتاہی موجود ہے۔ اس دین کا ہر پہلو منفرد اور مکمل ہے۔ ان پہلوؤں میں ایک عقیدہ آخرت کا پہلو ہے۔ عقیدہ آخرت کا مطلب ہے بعد میں ہونے والی چیز۔ دنیا میں مسلمان کا اس بات پر عقیدہ ہے کہ مرنے کیا ختم نہیں جانا بلکہ اس زندگی کے بعد ایک ابدی زندگی ہے۔ موت اس زندگی سے اس زندگی کے منتقل ہونے کا نام ہے۔ پھر قیامت ہوگی۔ میزان لگے گا اور پھر جنت اور جہنم کا فیصلہ ہوگا۔ اس سب کے مسلمان کی انفرادی زندگی پر گہرے اثرات ہے۔ اس کے سامنے دنیا کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ وہ جنت کے حصول کا تعین کرتا ہے۔ زندگی کا مقصد سے آشنا ہو جاتا ہے۔ اس کے اخلاق درست ہوتے ہے۔ عجز و انکساری اس کے اندر جنم لیتی ہے اسکے معاشرہ بھی بدل جاتا ہے۔ مساوات، بیرون ممالک ہم آہنگی، بھائی چارگی، حقوق کی ادائیگی اور گناہ کا کم ہونا جیسی صفات پیدا ہوتی ہے۔

(2 **عقیدہ آخرت کا لغوی اور اصطلاحی معنی :-**

عقیدہ آخرت کے لغوی معنی ہے بعد میں ہونے والی چیز۔ اس اصطلاحی معنی ہے انسان مرے گا اور پھر قبر میں دفنایا جائے گا۔ اس کے قبر کی زندگی شروع ہوگی۔ پھر قیامت کے روز اٹھایا جائے گا اور اللہ کے سامنے حاضر ہوگا اور اللہ اس سے دنیا کے بارے میں سوال کرے گا کہ کتنی نیکیاں کی اور کتنے گناہ اور پھر جنت اور جہنم کا فیصلہ ہوگا جہاں وہ ہمیشہ رہنے والا۔

(3 **عقیدہ آخرت کے اثرات :**

(i) **دنیا کی زندگی عارضی ہے :**

عقیدہ آخرت سے مسلمان کو اس بات پر یقین ہوتا ہے

Gracy

کہ میں جتنے سال بھی دنیا میں رہ لوں ایک دن دنیا میں سے دنیا کو
چھوڑنا ہے پھر قبر میں دفن ہونا ہے۔ ہر موت مرنا مقرر
ہے موت سے بچاؤ کسی صورت ممکن نہیں۔ میں جتنا امیر
ہوں، مالدار ہوں، قابل ہوں موت آنی ہے اور مجھے جانا ہی ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت

ہر ذی روح نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

مر سب کچھ پڑھ رہے جاؤ سا کا سب لادے کا نچوڑہ

(ii) قبر کی زندگی پر یقین:

اس کا مطلب ہے اسکو اس بات پر بھی یقین ہوتا ہے کہ مرنے کا نام صرف مر جانا نہیں ہے بلکہ قبر میں دفن ہونا اور قبر کی زندگی شروع ہوتا ہے۔ آپؐ فرماتے ہے

"قبروں کو صحیح کا کام مت سمجھو یہ تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا"

جب انسان قبر میں جاتا ہے تو تین سوال اس سے پوچھے جاتے ہے ① تیرا رب کون ہے ② تیرا نبی کون ہے ③ تیرا دین کیا ہے۔ منکر نکیر فرشتے یہ سوال پوچھتے ہے۔ اگر اس نے ان سوالوں کا جواب صحیح دیا تو قبر میں جنت کی کھڑکیاں کھول دی جاتی ہے وہاں سے ٹھنڈی ہوائیں آتی ہے۔ ریشم کے بستر بچھائے جاتے ہے۔ لیکن اگر اس میں وہ ناکام ہوا تو قبر میں جہنم کی کھڑکیاں کھولی جاتی ہے اور آگ لگا دی جاتی ہے اور قبر سانپ بچھوؤں کی آماجگاہ بن جاتی ہے۔

(iii) قیامت کے ہونے پر یقین:

قبر میں انسان کا قیام مختصر ہے۔ ایک دن آئے گا قیامت برپا ہوگی۔ تمام مردوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا۔ دنیا تباہ برباد ہوجائے گی۔ سمندروں میں آگ لگا دی جائے گی۔ پہاڑ روئی کی طرح نرم ہوجائے گا۔ دنیا میں سے سب کچھ ختم ہوجائے گے۔ فرشتے، جن، پری سب کو موت آجائے گی۔ اللہ پوچھے گا کون باقی بچا۔ سب لوگ اور چیز ختم ہوجائے گی۔

اذا وقعت الواقعۃ ۵ لیس لوقعتھا کاذبۃ ۵ خافضۃ رافعۃ ۔۔۔۔

جب وہ ہونے والا واقعہ پیش آئے گا تو اسکے ہونے کو کون ٹال سکے گا۔ اس دن زمین کو ایک بھونچال سے ہلا دیا جائے گا اور پہاڑ روئی کے گولے بن جائیں گے۔

(iv) میدانِ حشر:

حشر کا میدان سجے گا۔ دنیا میں جتنے لوگ آئے تھے سب اس دن اس میدان میں اکٹھے ہوں گے۔ لوگ ننگے کھڑے ہوں گے۔ پسینہ اس دن نیچے سے اوپر کی طرف بہہ رہا ہوگا!! سورج سوا نیزے پر ہوگا۔ لوگ اللہ سے فریاد کریں گے کہ ہمیں جہنم میں ڈال دے لیکن اس دن کو ختم کر دے۔ اس دن نیک لوگ اللہ کے عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے اور ذکر و اذکار میں مشغول ہوں گے۔

(v) اللہ کے حضور حساب دینا:

پھر میزان لگے گا لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔ لوگوں سے پوچھا جائے گا عمر کس مشغلہ میں گزاری؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور علم پر کیا عمل کیا۔ انسان کی زبان کو تالے لگا دیے جائیں گے جسم کے اعضاء خود بولیں گے

Gracy

CS CamScanner

گا کہ اس انسان نے اس جملہ میں نیک عمل کئے یا بد۔ اعمال کی کتاب کھولی جائے گی۔ اس کے نیک اعمال اور بد اعمال کو تولا جائے گا

فمن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ...

اگر کسی نے ذرہ کے برابر نیک اعمال بھی کئے ہوں گے تو دکھائے جائیں گے اور اگر کسی ذرہ کے برابر بد اعمال بھی ہوں گے دکھائے جائیں گے۔

پھر اس کو اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا اگر اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملا تو کامیاب لیکن اگر بائیں ہاتھ میں ملا تو ناکام

فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ ہ واصحاب المشئمۃ ما اصحاب المشئمۃ ہ

جن کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں ہوں گے کہا گیا ان دائیں ہاتھ والوں کا اور جن کے اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ہوں گے کہا جاتا ہے وہ بائیں ہاتھ والا کہا گیا ہے۔

(vi) ابدی زندگی کا آغاز

کامیاب لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ نعمتوں کی جگہ ہے۔ انسان جنت میں جائے گا تو اس کی ساری خواہشات پوری ہوں گی۔ اللہ کی رضا کا پروانہ نصیب ہوگا۔ نبی اکرم کی دعوت کریں گے۔ حوریں اس کا انتظار کر رہی ہوں گی

فی جنت نعیم ہ --- علی سرر ...

جنت نعمتوں کی جگہ ہے --- وہ سونے کی تاروں سے بنی ہوئے کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے

لیکن اگر ناکام ہوا تو ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے

Gracy

Date

کا۔ بھول جاتا ہے کی پیاس دلانی کی اور آگ جلانی کی
مسلمان اپنے گناہوں کی سزا بھگتنا پھر ابدالآباد
آئے گا لیکن کافر ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

آخرت کا انفرادی زندگی پر اثرات

① دنیا کی حقیقت سے آشنا:

دنیا کی حقیقت انسان کے سامنے عقیدہ آخرت کے بعد
کھل جاتی ہے۔ وہ اس بات کو جان لیتا ہے یہ دنیا کی زندگی
عارضی ہے یہاں میرا قیام تھوڑا ہے۔ یہاں میں جو
کروں آخرت میں مجھے اسکا صلہ ملے گا۔ آپ نے فرمایا
"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

اب وہ اپنی زندگی کو درست کرتا ہے اور اپنے سینے میں
اللہ کے خوف کو پروان چڑھاتا ہے۔ اسکا مقصد اب دنیا
کی کامیابی نہیں بلکہ آخرت کی اخروی کامیابی ہے

② زندگی کے مقصد کا پتا چلنا:

انسان کو اپنی زندگی کا مقصد پتا چلتا ہے۔ وہ اس
بات کو تسلیم کر لیتا ہے کہ میری زندگی کا مقصد اللہ کو راضی
کرنا ہے

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۝
انسانوں اور جنوں کو ہم نے اپنی عبادت کے
لیے پیدا کیا

③ اخلاق کی درستگی:

انسان اپنے اخلاق کی درستگی کرتا ہے۔ وہ اخلاق رذیلہ کی
اوصاف کو خیرآباد کہہ دیتا ہے اور اچھے اخلاق کو اپنا

CamScanner

لیتا ہے۔ جھوٹ، غیبت، چوری وغیرہ سے توبہ کر لیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جسکا مفہوم یہ ہے

"قیامت کے دن ترازو میں سب سے بھاری عمل اچھے اخلاق کا ہوگا۔"

چنانچہ انسان نیکی کا پیکر بن جاتا ہے اور برائی سے اجتناب کرتا ہے۔

4) شجاعت اور بہادری:۔

انسان کی اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ جب تک موت کا وقت نہیں آجاتا تب تک میرا بال بھی کوئی بانکا نہیں کر سکتا۔ یہ یقین انسان کے اندر دلیری اور جفاکشی جیسی صفات پیدا کر آتا ہے۔ وہ دنیا میں کسی سے ڈرنے کے بجائے اللہ سے ڈرتا ہے۔

آخرت کے اجتماعی اثرات:۔

1) اخوت بھائی چارگی کا جنم لینا:۔

چنانچہ جب انسان اپنا اخلاق کی درست کرتا ہے تو معاشرے میں اخوت و بھائی چارگی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

انما المومنین اخوۃ

بے شک مومن آپس میں بھائی بھائی ہے

اس سے معاشرے میں ایک حس پیدا ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو اپنا خون بھائی سمجھتا ہوا اسکی ضروریات اور مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

2) بین المذاہب ہم آہنگی

اس کے علاوہ انسان کے اندر دوسرے مذہب والوں کے لئے محبت اور احساس پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہر قسم کے کرائی

جھگڑا اور ظلم و زیادتی جیسی کیفیات سے وہ بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اپنے حقوق کا خیال کرتا ہے۔ اس سے معاشرہ امن کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا

"جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گا۔"

(ii) احتساب کا احساس:-

انسان کے اندر احتساب پیدا ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میں جو کروں گا اللہ کو اس کا جواب دینا پڑے گا اور اگر غلط کام کیا تو جنت سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اس سب معاشرے میں برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور نیکی کا رواج پروان چڑھتا ہے۔

اقترب للناس حسابهم وهم في غفلة معرضون ○
لوگوں کا احتساب کا وقت قریب آ پہنچا ہے
مگر وہ غفلت میں پڑے ہیں

خلاصہ بحث:-

چنانچہ عقیدہ آخرت سے انسانی معاشرے پر بہت گہرے اثر پڑتے ہیں۔ یہ عقیدہ معاشرے کی کایا پلٹ دیتا ہے۔ لوگ سکون سے زندگی گزارتے ہیں اور لوگوں کو آخرت کی کامیابی کی فکر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ دنیا کی زندگی امتحان ہے اس لیے انسان یہاں صرف اللہ کی رضا کے حصول کو اپنا نصب العین بنائے

"چار دن کی مانگ کے لائے تھے زندگی
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں"

سوال نمبر 6:

جواب:

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ چنانچہ جہاں تک مثالی طرز حکمرانی کی بات ہے تو اسلام اس معاملے میں اپنے ماننے والوں کو واضح اور مکمل ہدایات دیتا ہے۔ اگر کسی نے اسلام کی طرز حکمرانی کا جائزہ لینا ہے تو وہ اس قول سے کر سکتے ہیں

دریا دجلہ کے کنارے اگر کتا بھی بھوکا مر گیا تو عمر سے سوال ہے

چنانچہ یہ قول اس حکمرانی کا ثبوت ہے۔ اسلامی مثالی طرز حکمرانی کے چند اصول ہیں۔ ان میں رشوت کی ممانعت، حرام ذرائع سے پیسے کی ممانعت، بدعنوانیوں سے اجتناب، قانون کا راج، وسائل کی صاف اعانت، ذمہ داریوں سے واقفیت، ظلم سے گریز، وسائل کا صحیح استعمال اور ہر ایک سے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا۔ اس دور میں کوئی بھی ملک اگر ان اصولوں کو اپناتا ہے تو اس کے بہت سے مسئلے حل ہو جائیں گے جن میں چند یہ ہیں۔ اہل لوگوں کی تعیناتی، کرپشن سے چھٹکارا، لوگوں سے خیر خواہی کا جذبہ، مساوات کا عام ہونا اور وغیرہ

اسلام کی روشنی میں گڈ گورننس کے اصول

اسلام کی تعلیمات میں گڈ گورننس کے اصول مندرجہ ذیل ہیں

Date

(1) رشوت سے ممانعت:

اسلام کے اصولوں کی روشنی میں ایک مثالی حکمرانی کی سب سے پہلی وصف یہ ہے کہ وہاں رشوت کا لین دین نہیں ہوگا۔ حقانیت ہر معاملے میں سرفہرست ہے۔ یہ سب اللہ کے خوف کی وجہ سے ہوگا۔ چنانچہ اس امر کے میں آپ ﷺ فرماتے ہیں

"رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں"

(2) ناجائز ذرائع سے مال کی ممانعت:

اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ مثالی حکمران ناجائز ذرائع سے مال کو اجتناب کرے گا۔ انسان کو اس بات کی تسلی دیتا ہے کہ جب تک انسان اپنے نصیب کا مال نہ کھا لے وہ مر نہیں سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم کچھ یہ ہے

"جب تک انسان اپنے نصیب کا مال نہ کھا لے وہ مر نہیں سکتا"۔

اگر انسان ایسا کرتا ہے تو دشمن و عیبوں کے ذریعے رہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم ہے

"اگر کسی شخص نے کسی کی ناجائز ذرائع سے زمین کھائی تو وہ زمین قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔"

(3) سفارشات سے ممانعت:

اسلام اس بات کو بھی یقینی بناتا ہے کہ لوگ کسی قسم

کی سفارشات کا دور ہو چکو ملکی یا سرکاری عہدوں پر فائز نہ ہو۔ اسلام نے سفارشات سے ممانعت کو ان الفاظ میں فرمائی ہے

"جس شخص نے کسی دوسرے کی سفارش کی اور پھر اس شخص کو کچھ تحفے بھیجا تو وہ یقیناً سود کے دروازوں میں سے کسی ایک دروازے میں داخل ہو گیا"

(4) قانون کا راج:

اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ ریاست میں قانون کا راج ہو۔ سب لوگ قانون کی نظر میں برابر ہوں۔ یہی وجہ تھی دورِ نبوی میں لوگوں نے ان سے ان کے کرتے پر سوال کیا حضرت علی کو ایک یہودی سے اپنی زرہ کے مقدمے میں عدالت جانا پڑا۔ یہ سب اس بات کو واضح کرتی ہے اسلامی طرز حکمرانی میں قانون کا راج ہو گا۔ حضرت علی فرماتے ہے کہ

"کفر کا نظام تو چل سکتا ہے لیکن ظلم کا نہیں"

(5) سائلین کی حاجات:

اس کے ساتھ اسلام اس چیز کو بھی واضح کرتا ہے کہ ضرورت مندوں کی ہر ضرورت کو پورا کیا جائے۔ انکی مالی امداد کی جائے۔ انکو زندگی کی بنیادی سہولتیں فراہم کی جائے۔ جیسا کہ آپ کے ارشاد کا مفہوم ہے

"جس شخص کو اللہ نے لوگوں کی حکمت سے نوازا پھر لوگوں کی ضروریات کو کس سے متعلق کیا لیکن اگر اس نے اس کی طبیعت میں اکتاہٹ آگئی تو اس نے اپنی حکمت کو زوال کو نشانہ بنایا"

(6) وقت کا صحیح استعمال:

اسلام چاہتا ہے کہ حکمران اپنے وقت کا صحیح استعمال کرے۔ اپنے کام کے وقت وہ ہر طرح کے دوسرے مشاغل سے پرہیز کرے۔ اس کا مطلب دکھاوا، صرف ایسے کام میں ہو۔ آپ کے ارشاد کا مفہوم ہے:

"جس شخص کو مسلمانوں کی کسی اجتماعی امور کی ذمہ داری ملی لیکن اس نے ایسا نہ کیا جو حقوق تھی اس میں خود کو ویسا نہ کھپایا جیسے وہ خود کو اپنے کاموں کے لیے کھپایا تو وہ قیامت کے روز جہنم میں گرایا جائے گا۔"

(7) ماتحتوں سے حسن سلوک:

اس کے علاوہ اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ حکمران سب لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آئے۔ غرور تکبر و تکرہ سے اجتناب کرے۔ حکمران کو یہ عہدہ اللہ نے دیا ہے وہ اس سے یہ عہدہ چھین بھی سکتا ہے۔ اللہ کو احسن اخلاق والا حکمران پسند ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہے:

"ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے سے حسن سلوک کرتا ہے۔"

یہی ہے سبق کتاب ہدی کا
کہ مخلوق سے ساری کنبہ خدا کا

جدید اسلامی ریاست کا ان اصولوں سے فائدہ اٹھانے کا ذرائع:

(1) اہل لوگوں کی تعیناتی کا ممکن ہونا:

چنانچہ اس طرز حکمرانی سے اہل لوگ ریاست کے اعلیٰ عہدوں
پر فائز ہوں گے۔ جب کرپشن اور رشوت ختم ہو گی تو قابل
اور اہل لوگ سامنے آئیں گے۔ وہ ریاست کی بھاگ دوڑ
سنبھالیں گے۔ ریاست ترقی کی راہوں پر گامزن ہو گی۔ لوگ
مطمئن ہوں گے کہ ہماری محنت کا پھل ہمیں ملے گا۔ معاشرے
میں خوشی کا سا سماں ہو گا۔

(2) کرپشن سے چھٹکارا:

اس طرز حکمرانی سے کرپشن کا خاتمہ یقینی ہے۔ اسلام اپنے
ماننے والوں کو چوری اور حرام ذرائع سے پیسہ کمانے سے
روکتا ہے۔ آج کے دور میں گورنمنٹ اس ناسور کا شکار
ہے۔ لوگ اس سے تنگ ہیں۔ یقین کرنا مشکل ہے کہ
کس کو ووٹ دو جو کرپشن نہ کرے۔ ریاست کی دولت
محفوظ ہو گی۔ لوگوں پر خرچ کی جائے گی۔ لوگوں
کی ترقی ہو گی۔

(3) لوگوں سے خیر خواہی کا جذبہ:

اس کے علاوہ حکمران لوگوں سے حسن سلوک کرے گا۔
ہر طرح کی بری عادت جس سے رعایا کا استحصال ہو
وہ خود کو اس سے روکے گا۔ لوگوں کو حکمران سے پیار ہو گا
اور حکمران کو لوگوں سے۔

(4) مساوات کا عام ہونا:

جب ریاست میں قانون کی حکمرانی ہو گی تو لوگ سب برابر
ہوں گے۔ کسی انسان کو اس کے خاندان، نسل، رنگ اور دولت

کی وجہ سے جرم نہ سمجھا جاتا تھا۔ لوگ خوشی سے زندگی
گزارتے تھے۔ کسی قسم کی بدامنی نہیں ہوتا تھا۔ سب کے
دل میں قانون کا خوف ہوتا

خلاصہ بحث

اس بات پر خوشی ہے کہ اسلام نے ایک جامع اور مکمل نظام اپنے ماننے والوں کو دیا لیکن جب اسلامی ریاستوں کے حالات کا جائزہ لیا جاتا ہے تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ آج اسلامی ریاستیں دلوں جان کا شکار ہے۔ لوگوں پر ظلموں اور بربریت کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ بس یہ کہ ہمارے حکمران نے آج اسلام کے سنہری اصولوں کو چھوڑ دیا ہے

گلشن کی نگہبانی انہیں سونپی ہے عارف
ڈسنے کے طریقے جو گلشنوں کو سکھا گئے

سوال نمبر 8

جواب

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہر معاملے میں انسان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ انسان کی زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں ہے جس پر اسلام نے روشنی نہ ڈالی ہو۔ اسلام نے جہاں انسان کو ذاتی زندگی میں رہنمائی فراہم کی وہاں اسکو معاشی اصول بھی سکھائے ہیں۔ اسلام کے معاشی اصولوں کا مقصد ہے کہ شریعت کا نفاذ اور ریاست کو فلاحی ریاست بنانا۔ اسلامی معاشی نظام معاشی جدوجہد کی اجازت دیتا ہے۔ اور اسلام نے تجارت کے اصول، کاروبار میں اخلاقی اصول، ریاست کے ذرائع آمدن، سود سے بچاؤ، اسراف سے ممانعت اور گردش دولت پر سبا کچھ واضح کیا۔

اسکے علاوہ اسلام نے احتساب کا نظام بھی واضح کیا۔ آپ نے گورنروں سے احتساب کرتے، تاجروں کی پوچھ گچھ کرتے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے مالک بن نویرہ کے قتل میں حضرت خالد سے سخت باز پرس کی۔ حدود تعزیرات کا نظام اپنایا۔ حضرت عمر کی احتساب کے معاملے بہت سخت تھے۔ انکی زندگی کے کئی ایسے واقعات ہیں جن میں انھوں نے گورنروں سے سختی سے احتساب لیا۔ یہی حال حضرت علی اور حضرت عثمان کا بھی تھا۔

اسلامی معاشی نظام:

اسلامی معاشی مکمل معاشی نظام ہے۔ یہ نظام اشتراکیت اور سرمایہ داری کے نظام کو ملا کر ایک منفرد نظام فراہم کرتا ہے جو ہر لحاظ سے امتیازی ہے۔ اسکے اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

Date

(1) جدوجہد کی تعلیم:

اسلام اپنے ماننے والوں کو روزی کی تلاش میں جدوجہد کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ انسان کے لیے وہی ہے جتنی اس نے کوشش کی ہے۔ اس وجہ سے یہ نظام اس بات کو یقینی بناتا ہے لوگوں کو ان کی محنت کا صلہ ملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا

"جب تم صبح فجر کے لیے اٹھو تو اس وقت تک نہ سو جب تک اپنے لیے رزق کا انتظام کر لو۔"

قرآن میں اللہ فرماتا ہے

لیس للانسان الا ما سعی
انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔

جبکہ اشتراکی نظام کی طرح نہیں کہ انسان جتنی بھی محنت کر لے آخر اسے ایک حساب کا پھل ملے گا

(2) تجارتی اصول:

اس طرح اسلام اس بات کو بھی یقینی بناتا ہے۔ لوگوں اپنی رزق کی تلاش میں حد سے تجاوز نہ کر پائے اس کے لیے اسلام نے واضح اصول بیان کیے۔ دھوکے سے بچنے کی تلقین کی، باہمی رضامندی کو یقینی بنایا اور جھوٹ وغیرہ سے بچنا کا حکم دیا۔
آپ ﷺ ایک روز بازار کا دورہ کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ایک تاجر کے غلہ میں ہاتھ ڈالا جس نے اوپر سے سوکھی ہوئی اور نیچے گیلی گندم رکھی ہوئی تھی۔ پوچھنے پر اس نے کہا کہ بارش کی

Gracy

وہ سے گیلی ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ گیلی اسکو اوپر رکھو اور
پھر فرمایا دھوکا دینے والا ہم میں سے نہیں۔

(3) گردش دولت کا یقینی بنایا

اسلام نے گردش دولت کو بھی یقینی بنایا۔ جس طرح اگر خون
ایک جگہ اکٹھا ہو جائے تو انسان مر جاتا ہے اسی طرح اگر دولت
ایک جگہ اکٹھا ہو جائے تو معاشرہ بھی مر جاتا ہے۔ قرآن
میں اللہ فرماتے ہے

کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم
ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے امرا کے ہی بیچ گردش
کرتی رہیں۔

چنانچہ اسی لیے اسلام نے زکوٰۃ، صدقات اور وراثت
جیسے اصول مرتب کئے

(4) ریاست کے ذرائع آمدن

ریاست کے ذرائع آمدن کو بھی اسلام نے واضح کیا۔ ریاست
زکوٰۃ لے گی مسلمانوں سے اور جزیہ لے گی غیر مسلموں سے
اس کے علاوہ مال فے کا بھی حکم دیا۔ مال فے وہ مال ہے جو
ریاست کو دشمنوں سے حاصل ہو۔

(5) سود سے ممانعت:

سود کا لغوی مطلب لنشو کا ہونا، بڑھنا۔ اصطلاحی
مطلب مال کو روکنا، جو کنا کر کے کھانا۔ اسلام نے اس سے
منع فرمایا۔

Date

یا ایھا الذین امنو لا تاکلو الربو اضعافا مضعفۃ
اے ایمان والو سود کو بڑھا چڑھا کر نہ کھاؤ

سود سے ایک فریق کا نقصان اور دوسرے کا فائدہ ہوتا ہے۔ قرض حسنہ کی اجازت دی ہے لیکن وہ بھی سونا یا چاندی کے ذمہ میں ہو

(ی) مزدور کے حقوق:۔

سرمایہ دارانہ نظام میں مزدور کی حق تلفی ہوتی ہے۔ اسکے ساتھ ذیادتی ہوتی ہے۔ اسے حقیر سمجھا جاتا ہے لیکن اسلام نے مزدور کے بھی حقوق مقرر کئے۔

"مزدور کو اسکی مزدوری اسکا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو"

اسلام کا احتسابی نظام:

اسلام میں ایک جامع اور مکمل احتسابی نظام ہے۔ اسلام میں احتساب بہت اہمیت ہے۔ قرآن میں اللہ فرماتے ہے

مالک یوم الدین
روز جزا کا مالک

اس کے علاوہ احادیث میں بھی اسکی بہت تاکید ہوئی۔ آپ نے فرمایا

"تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اسکی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا"

Gracy

① دورِ مصطفیٰ میں نظامِ احتساب:

① گورنر کا احتساب:

آپ گورنروں سے بھی احتساب لیتے۔ جب کسی گورنر کو کسی کام کے لیے تعین کرتے تو واپسی میں ان سے احتساب لیتے۔ ایک دفعہ آپ نے ایک گورنر کو صدقات لینے پر بھیجا تو واپسی پر اس سے احتساب لیا تو اس نے کہا یہ میرا مال ہے اور یہ آپ کا۔ آپ نے اسے تاکید کی اور کہا کہ کیا تمہیں تب بھی یہ مال ملتا جب گھر میں ہوتے۔ پھر خطبے میں اس سے منع فرمایا۔

(ii) تاجروں سے احتساب:

آپ مارکیٹ کا چکر لگاتے اور تاجروں کے مالوں اور عملوں کا جائزہ لیتے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے اپنے گندم کے ڈھیر میں گیلی گندم چھپائی ہوئی تھی تو آپ نے اس کی حرکت پر اسے ڈانٹا۔

اس کے علاوہ آپ مارکیٹوں کے نگران کے لیے ایک محتسب کو مقرر کرتے تھے جو لوگوں کو تاجروں کے بے جا تصرفات سے بچاتا اور ناپ تول کی درستگی کو یقینی بناتا۔

② دورِ صدیقہ میں احتساب

(i) مالک نویرہ کا واقعہ:

مالک بن نویرہ منکرِ زکوٰۃ تھا۔ خالد بن ولید کو اس کو تنبیہ پر مامور کیا لیکن آپ نے اسے مار دیا۔ اس کے بھائی نے شکایت کی اور اس بات کا اظہار کیا کہ مالک توبہ کرنے کو تیار تھا لیکن خالد نے اسے پھر بھی مار دیا۔ آپ نے حضرت خالد سے باز پرس کی۔

Gracy

(ii) حدود تعزیرات:

آپ نے کوئی نیا نظام متعارف نہیں کروایا۔ یہاں حضرت عبداللہ بن مسعود کو پہرہ داری پر مامور کیا اور حاکم کی سزا کو چالیس درے مقرر کیا

(3) دورِ عمرؓ میں احتساب

آپ جس طرح احتساب لیتے وہ مشہور زمانہ ہے۔ آپ جب کسی گورنر کو مقرر کرتے تو اس کو نصیحت کرتے کہ وہ چھنا ہوا آٹا نہیں کھایا جائے گا، ترکی گھوڑے کی سواری نہیں کرے گا، باریک کپڑے نہیں پہنے گا اور دروازے پر دربان نہیں رکھے گا۔ اسکے علاوہ جب کسی گورنر کو مقرر کرتے تو اسکی مال اور دولت کی فہرست تیار کر لیتے۔ جب اسکی مال میں غیر معمولی اضافہ دیکھتے تو اس میں سے آدھی ضبط کر لیتے۔

(i) حج کے موقع شکایات کی وصولی:

حج کے موقع پر اعلان عام ہوتا تھا کہ جس کو کسی گورنر سے کوئی شکایت ہے تو وہ خلیفہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شکایت پیش کر سکتا ہے۔ حکام گورنر طلب کیے جاتے اور شکایت سنتے اور تفتیش کے بعد شکایت کا ازالہ کیا جاتا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے شکایت کی کہ مجھے فلاں گورنر نے بے وجہ کوڑے مارے ہیں۔ چنانچہ اس گورنر کو طلب کیا گیا اور اس کو کوڑے مارے گئے سب لوگوں کے سامنے

(iii) عیاض بن غنم کا واقعہ

انکے بارے میں یہ شکایت موصول ہوئی کہ وہ باریک کپڑے پہنتے ہیں اور دروازے پر دربان رکھا ہے۔ چنانچہ ان کو بلایا گیا

Gracy

CamScanner

اور بھوسے کی کھال پہنا کر بکریاں چرانے کا حکم دیتا۔

دورِ عثمانیہ اور علوی میں احتسابی نظام:

حضرت عثمانؓ چونکہ نرم مزاج تھے بات بات پر آپ پر رقت طاری ہو جاتی تھی لیکن احتساب کے معاملے میں بہت سخت تھے۔ حضرت سعد نے ایک دفعہ بیت المال سے کچھ رقم لی اور ادا نہ کر سکے تو آپ نے سخت باز پرس کی اور معزول کر دیا۔ حضرت موسیٰ اشعری فروغ میں اضافہ نہ کر سکے تو معزول کر دیا

حضرت علی جب کسی کو گورنر بناتے تو نصیحت کرتے کہ فلاں کام کرنا اور فلاں نہیں۔ گورنروں کی طرز حیات کی چھان بین کے لیے لوگوں کو بھیجتے۔ ایک شخص نے بیت المال سے کچھ رقم لی اور 500 باندیاں آزاد کی۔ جب دینے کا وقت آیا تو وہ ٹال مٹول کرنے لگا جس پر آپ نے سختی سے باز پرس کی تو وہ شخص کہنے لگا کہ یہ تو ایک ایک روپیہ کا حساب لیتے ہے

خلاصہ بحث

چنانچہ اسلام ایک مکمل دین ہے اور جو بھی اس دین پر چلے گا وہ فلاح کو پا لے گا۔ اسلام نے انسان کو وہ ایسے معاشی اور احتسابی نظام فراہم کیا تاکہ انسان دنیا میں کامیاب ہو سکے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس نظام کو پھر سے ایک دفعہ اپنایا جائے جیسے یہ آپ کے دور میں خلفاء الراشدین کے دور میں تھا۔ جب یہ ہو جائے گا تو لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے۔